Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

75

کشمیر میں استصواب رائے عامہ کے متعلق اقوام متحدہ کو خود طریق کار مقرر کر دینا چاہیئے

کراچی ۲۴ اپریل۔ آج یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے کہا اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ اب وہ خود اس امر کا فیصلہ کر دے کہ کشمیر میں استصواب رائے عامہ کس طرح ہو۔ اور دونوں فریقوں کو واضح طور پر رولنگ دے دے۔ جس کی پوری پوری پابندی کرے۔ آپ نے کہا اقوام متحدہ نے کشمیر کے فیصلہ کا حل غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعہ کرنے کا یقین دلایا تھا۔ لیکن اگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوئی تو پاکستان اس کو ایک بے عمل ادارہ تصور کرے گا۔ اور اسے اپنے مقصد کے حصول کے لئے کسی اور کا سہارا لینا پڑے گا۔ آپ نے کہا آج بین الاقوامی حالات میں کشمیر کا مسئلہ سب سے زیادہ نازک ہے۔ ہندوستان نے اینگلو امریکی قرارداد کو دیدہ دانستہ رد کیا ہے۔ اور وہ رائے شماری میں دیدہ دانستہ دیر کر رہا ہے۔ تاکہ اس وقت تک وہ کشمیری عوام کو بھوکوں مار کر یا مار پیٹ کر ریاست سے باہر نکال کر اسے ناکام بنا دے۔ وہ اس معاملے میں تاخیر اس لئے بھی کر رہا ہے کہ اسے شیخ عبداللہ کی مجوزہ نام نہاد اسمبلی کے قیام کیلئے وقت مل سکے۔

لندن ۲۴ اپریل۔ پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی نے آج کراچی کو روانگی سے پہلے ایک بیان میں کہا کہ جونہی اقوام متحدہ کشمیر میں اپنا نمائندہ مقرر کرے۔ اسے چاہیئے کہ فوراً پہنچ کر اپنا کام شروع کر دے۔ تاکہ ہندوستان کو مجوزہ نام نہاد اسمبلی کے انتخابات کا ڈھونگ رچانے کا موقعہ نہ مل سکے۔

ٹڈی دل کو ہلاک کرنے کا ہفتہ

لاہور ۲۴ اپریل۔ آج حکومت پنجاب نے ٹڈی دل کو تہس نہس کرنے کے لئے ہفتہ کا آغاز کر دیا۔ اور اعلان کیا گیا کہ صوبے کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے ہنگامی صورت حال جیسی مستعدی ہی سے کام لیا جائے گا۔ جو علاقے اس سے زیادہ متاثر ہیں۔ ان علاقوں کے سکولوں کے آٹھویں نویں اور دسویں جماعت کے طلبا بھی آج فوج۔ دیہاتیوں اور پولیس کے ساتھ خندقیں کھودنے اور ٹڈی کے بچوں کو ان میں دفن کرنے میں مصروف رہے۔

جنگ کوریا

ٹوکیو ۲۴ اپریل۔ آج وسطی محاذ پر چالیس ہزار کمیونسٹ فوجیں اتحادی فوجوں کی دفاعی لائن کو توڑتی ہوئی ۳۸ درجہ عرض بلد کے جنوب میں ۸ میل آگے بڑھ گئیں۔ آج بحیثیت مجموعی سارے کے سارے ۹۵ میل لمبے محاذ پر اتحادی فوجیں پسپا ہوتی رہیں۔ اتحادی فوجوں کے اعلیٰ کمانڈر جنرل رجوے کے اعلان کے مطابق یہ کمیونسٹوں کے متوقع بڑے حملے کی پہلی یورش ہے۔ ابھی کثیر تعداد میں چینی اور منگول سپاہی دریائے یالو کو پار کر کے ان فوجوں کے ساتھ ملنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

اوقاف کے متولی متوجہ ہوں

لاہور ۲۴ اپریل۔ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے پنجاب مسلم اوقاف سروے ایکٹ مجریہ ۱۹۵۰ء بہ ترمیم پنجاب مسلم اوقاف سروے ایکٹ مجریہ ۱۹۵۱ء کے احکام کی رو سے ۳۱ جولائی ۱۹۵۱ء کو اوقاف کے متولیوں کے لئے اوقاف کی رجسٹریشن کے لئے درخواستیں پیش کرنے کا دن مقرر کیا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت صوبہ میں ہر وقف کے متولی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایسے وقف کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں متعلقہ علاقہ کے ناظم کے پاس حکومت کی مقررہ میعاد کے اندر درخواست کرے۔ حکومت پنجاب نے مذکورہ ایکٹ کے تحت مرتبہ قواعد میں درخواست کا ایک باقاعدہ فارم مقرر کیا ہے۔ جسے دوسری تفصیلات کے سمیت متولی صاحبان اپنے ضلع کے ناظم سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر ضلع میں ریونیو اسسٹنٹ کو ایکٹ ہذا کی رو سے ناظم مقرر کیا گیا ہے (سرکاری اطلاع)

سفری ہسپتال

لاہور ۲۴ اپریل۔ پنجاب کے ہر ضلع میں دو دو سفری ڈسپنسریاں مہیا کئے جانے والی عام سکیم کے مطابق حکومت نے حال ہی میں گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ اٹک۔ شاہ پور اور میانوالی کے اضلاع میں پانچ سفری ڈسپنسریاں روانہ کر دی ہیں شاہ پور منٹگمری۔ جھنگ۔ ملتان۔ ڈیرہ غازی خان۔ شیخوپورہ۔ گجرات اور لائل پور کے ضلعوں میں پہلے ہی ایک ایک سفری شفا خانہ موجود ہے۔ اور ضلع سیالکوٹ میں دو سفری شفا خانے ہیں۔

برطانی کابینہ کا ایک اور رکن مستعفی

لنڈن ۲۴ اپریل۔ آج برطانی لیبر گورنمنٹ کے ایک جونیر وزیر جو وزارت سپلائی کے پارلیمانی سیکرٹری بھی تھے مستعفی ہو گئے۔ اس امر کا اعلان آج لیبر پارٹی کے جلسے میں کیا گیا جو مسٹر بیوان اور مسٹر ہیرلڈ ولسن کے استعفوں سے پیدا شدہ ہنگامی صورت حال پر غور کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔

کراچی ۲۴ اپریل۔ آج یہاں صوبوں اور ریاستوں کے رجسٹراروں نے مجوزہ آل پاکستان مارکیٹنگ فیڈریشن کے بائی لاز تیار کر کے فیڈریشن کے رجسٹری ہونے کی درخواست رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کراچی کو پیش کر دی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

"تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں شامل تھیں۔ اور درحقیقت محمد کا نام صلے اللہ علیہ وسلم اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ محمد کے یہ معنے ہیں۔ کہ بغایت تعریف کیا گیا۔ اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے۔ کہ جب انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ اور صفات خاصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۳)

خان لیاقت پشاور پہنچ گئے

پشاور ۲۴ اپریل۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان اپنے پولیٹیکل سیکرٹری سمیت آج صوبہ سرحد کے سات روزہ دورے کے لئے یہاں پہنچ گئے۔ آپ ۲۹ اپریل کو سرحد مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت بھی کریں گے۔ جس میں سرحد مسلم لیگ کے نئے صدر کا انتخاب ہوگا۔ کل بھی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ اپنے آخری اجلاس میں سرحد مسلم لیگ کے مختلف گروہوں میں باہم مفاہمت کرانے کی کوئی صورت پیدا نہیں کر سکی تھی۔ اب کل سے اقتدار اور رسوخ کی رسہ کشی پہلے سے تیز تر ہو گئی ہے۔ کیونکہ جو فریق صدارت کا عہدہ لے جائے گا۔ آئندہ انتخابات میں اسی پارٹی کے زیادہ افراد لیگ اسمبلی پارٹی میں آئینگے یاد رہے کہ ایک گروپ کے سرکردہ خان عبدالقیوم خان اور حضرت بادشاہ گل ہیں۔ اور دوسرے کے خان ابراہیم آف جھگڑا ہیں۔ جن کی حمایت میں جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ مسٹر یوسف خٹک ہیں۔

عبدالوہاب عزام بے لاہور میں

لاہور ۲۴ اپریل۔ پاکستان میں مصر کے سفیر ہز ایکسی لنسی عبدالوہاب عزام بے آج شام پاکستان میل کے ذریعہ کراچی سے لاہور وارد ہوئے۔ صوبائی وزراء میں سے آنریبل سردار عبدالحمید دستی اور آنریبل سردار محمد خان لغاری کے علاوہ پنجاب مسلم لیگ اور موتمر عالم اسلامی (پنجاب برانچ) کے نمائندوں نے لاہور ریلوے سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔ موصوف پنجاب کے دارالحکومت میں چار روز تک قیام کریں گے

لاہور ۲۴ اپریل۔ آج پاکستان کے وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد خان سیلاب کمیشن کی صدارت کے لئے لاہور پہنچ گئے۔ کمیشن کے اس اجلاس میں انسداد سیلاب کے لئے ٹیکنیکل اور نان ٹیکنیکل کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہوں گی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں طبع کرا کر ۱۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل ایل۔بی

روزنامہ الفضل لاہور
۲۵ اپریل ۱۹۵۱ء

ایک خوشگوار ذہنی تبدیلی

قائد اعظم سے جب کبھی سوال کیا گیا کہ پاکستان کا نظام کیا ہوگا؟ تو آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ ہمیں کوئی نیا نظام بنانے کی ضرورت نہیں ہمارا نظام پہلے ہی قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے۔ یہ ایک نہایت واضح بات تھی جو قائد اعظم شروع ہی سے فرماتے چلے آئے تھے۔ اس ایک بات ہی سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مسلم لیگ کا مقصد شروع ہی سے پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کرنا رہا ہے۔

جب تقسیم ہوئی تو حالات کچھ ایسے تھے اور شاید ابھی تک موجود ہیں کہ یہ ممکن نہیں تھا کہ یک جنبش قلم ملکی قانون میں تبدیلی کر دی جاتی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو ان علمائے اسلام کہلانے والوں نے بھی جنہوں نے کراچی میں اپنے طور پر "اسلامی مملکت کے بنیادی اصول" بنا ڈالے ہیں تسلیم کیا ہے۔ اور اپنے اصولوں کے ساتھ ایک یہ تشریحی نوٹ بھی لگایا ہے کہ:-

"اگر ملک میں پہلے سے کچھ ایسے قوانین جاری ہوں جو کتاب و سنت کے خلاف ہوں تو اس کی تصریح بھی ضروری ہے کہ وہ بتدریج ایک معینہ مدت کے اندر منسوخ یا شریعت کے مطابق تبدیل کر دیئے جائیں گے۔"

یہ "بنیادی اصول" آخر جنوری ۱۹۵۱ء میں بنائے گئے ہیں۔ اس تشریحی نوٹ سے واضح ہوتا ہے کہ ان علمائے اسلام کہلانے والوں نے بھی اس حقیقت کو محسوس کیا کہ جب کسی ملک میں ایک قانون رائج ہو اور اس کی جگہ نیا قانون نافذ کرنا ہو تو تبدیلی بتدریج کرنا ہی احسن و اولیٰ ہے ورنہ ملک میں ابتری پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

خاص کر ایک ایسے ملک میں جہاں کی اکثریت ایک ہی دین کی حامی ہو ملکی مفاد کے لئے یہی بہتر ہوتا ہے کہ ایسی تبدیلی کے لئے آئینی طریقوں کی حد سے آگے نہ بڑھا جائے۔ پھر پاکستان میں تو اسلام کے پیروؤں کی اکثریت ہے اور اسلام میں سیاسی پارٹی بازی مسلمہ طور پر ممنوع قرار دی گئی ہے۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کے قیام کے روز اول سے ہی لوگ جو اپنے آپ کو زعامت دین کا سب سے بڑا داعی سمجھتے ہیں پارٹی بازی کا شکار ہو گئے۔

اور بجائے اس کے کہ وہ ان لوگوں کو جنہوں نے قیام پاکستان کے لئے حقیقی جدوجہد کی تھی۔ ملک کے اس نازک ترین لمحہ میں کاروبار ملکی کو سنبھالنے میں مدد دیتے "قیادت بدلو" کا نعرہ لگانے لگے اور تعجب ہے کہ اپنے اس طریق کار کو انبیاء علیہم السلام کا طریق کار بتا بتا کر عوام کو اکسانے لگے کہ وہ مطالبہ کریں کہ موجودہ لوگوں کی حکومت کی جگہ فوراً صالح لوگوں کی حکومت قائم کی جائے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ طریق کار انبیاء علیہم السلام کے طریق کار سے بالکل متضاد ہے اور اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ خاص کر جب وہ لوگ جن کے ہاتھ میں زمام حکومت ہو اسی دین اسلام کی پیروی کے مقر ہوں جس کی حکومت قائم کرنے کا مطالبہ کیا جائے اور وہ لوگ بار بار اعلان بھی کر چکے ہوں کہ وہ قرآن کریم کا نظام ہی نافذ کرنا چاہتے ہیں۔

بے شک انبیاء علیہم السلام دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کبھی ایسا طریق کار اختیار نہیں کرتے جیسا کہ پاکستان میں صالح قیادت کو برسر عروج لانے کے لئے ان چلد باز لوگوں نے اس وقت اختیار کیا جس وقت حکومت ہزارہا نازک مسائل حل کرنے میں مصروف تھی اور کئی وجوہ سے ابھی اس کی ہستی بھی مخدوش تھی پاکستان میں تو خیر برسر اقتدار ایسے لوگ تھے جو خواہ کتنی ہی دینی کمزوریاں رکھتے ہوں بہرحال اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ رکھتے تھے۔ ہم کو قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرعون جیسے سرکش انسان کے پاس بھیجتا ہے تو ان کو یہ ہدایت نہیں دیتا کہ تم جا کر اس کا تخت و تاج چھین لو اور حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لو۔ کیونکہ تم صالح ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(اذهبا الی فرعون انه طغیٰ
فقولا له قولاً لیناً لعله یتذکر
او یخشیٰ - (طٰہٰ ۴۴-۵۵)

یعنی تم دونوں بھائی فرعون کے پاس جاؤ۔ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔ پس جب اس کے پاس جاؤ تو اس سے نرم بات کہنا ممکن ہے وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے۔

اب دیکھئے اللہ تعالیٰ فرعون کو نیل میں غرق کر دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جمعیت بھی ہے۔ اگر وہ چاہتے تو مل کر حکومت پر قبضہ کر لیتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ موعودہ ارض کا رخ کیا۔

ہم یہاں صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ جن لوگوں نے پاکستان کے قیام کے روز اول سے ہی یہ نعرہ لگانا شروع کر دیا کہ "قیادت بدلو" "قیادت بدلو" اور اس طرز عمل کو یہاں تک طول دیا کہ پنجاب کے انتخابات میں "صالحین" کی الگ پارٹی بن کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کا نہیں بلکہ لادینی نظاموں کا طریق کار اختیار کیا۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ صالحین کو انتخابات میں کھڑا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ مگر ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ کم از کم ایسے ملک میں کہ جہاں برسر اقتدار مسلمان کہلانے والے تھے اور جہاں ایک سیاسی جماعت مسلم لیگ کی صورت میں موجود تھی۔ جس کا مدعا بھی یہی تھا کہ پاکستان میں اسلامی قانون رائج کیا جائے اس کے مقابلہ میں سیاسی پارٹی بنا کر کھڑا ہونا اسلامی شریعت میں ممنوع ہے۔ (ایسی) صورت میں کسی اصلاحی جماعت کو جس کی غرض احیائے اسلام ہو زیادہ سے زیادہ جو کرنا چاہئے تھا وہ یہی تھا کہ وہ اسی طرح کرتی کہ جس طرح کرنے کی ہدایت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے بھائی کو فرعون کے ساتھ سلوک کرنے کی کی تھی۔ حالانکہ حق یہ ہے کہ فرعون ایک بہت بڑا سرکش تھا خود خدا کہلاتا تھا اور بنی اسرائیل پر بے حد ظلم توڑتا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر تلوار سے حملہ کرنے کی بھی اجازت دیتا تو دنیاوی نقطۂ نظر سے کوئی انسان اس پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہاں تک احتیاط برتی کہ اپنے انبیاءؑ سے کہا کہ دیکھنا فرعون سے سخت بات بھی نہ کہنا بلکہ نرمی سے گفتگو کرنا شاید وہ ہدایت پر آ جائے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل میں پیدا ہو جائے۔

اللہ اللہ ملاحظہ ہو اشاعت اسلام کا معاملہ کتنا نازک ہے۔ اور جو کچھ ہمارے ملک کے صالحین نے پاکستان کے گذشتہ تین سال میں کر دکھایا ہے وہ اس سے کتنا متضاد ہے۔ اللہ تو یہ فرماتا ہے کہ فرعون جیسے سرکشوں سے بھی ملائمت سے گفتگو کرو۔ مگر یہاں مسلمان کہلانے والوں کے ساتھ جو سلوک ہمارے صالحین نے کیا ہے وہ تسنیم، کاصد اور کوثر کی فائلوں سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ استہزا، طنز، اتہام، دھمکی کوئی بات نہیں جو چھوڑی گئی ہو ؎

وہ گلہ جو روا تھا جو حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو صنم پکاریں ہری ہری

خوشی کا مقام ہے انتخابات میں شکست نے ہمارے ان بھائیوں کو کچھ کچھ صراط مستقیم کی طرف راجع کر دیا کر دیا ہے۔ چنانچہ "کوثر" مؤرخہ ۲۵ اپریل ۱۹۵۱ء میں "مخلصانہ مشورہ" کے زیر عنوان جو افتتاحیہ شائع ہوا ہے اس میں کسی حد تک لہجہ بدلا ہوا ہے لکھا ہے کہ:-

"اگر مسلم لیگی وزارت نے خلوص دل کے ساتھ پنجاب کی تعمیر نو کا تہیہ کیا ہے ...... تو اس کا یہ عزم نہ صرف قابل داد و تحسین ہے بلکہ اس لائق ہے کہ اس ضمن میں وزارت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا جائے"

ہم یہی نہیں کہتے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ نہ صرف وزارت سے تعاون علی البر کیا جائے بلکہ اس کے اعمال پر جائز نکتہ چینی کی جائے۔ مگر کم سے کم اس طرح جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کو ہدایت کی تھی۔ ؎

آہستہ رو گ گل بفشاں بر مزار ما
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

مسلمان تمام دنیا میں آج ایک لٹی ہوئی قوم ہے۔ دین و دنیا دونوں اس کے ہاتھ سے نکل چکے ہوئے ہیں بقول اقبال اب وقت

مسلمان اک راکھ کا ڈھیر ہے

نہیں نہیں! ایک لاش ہے۔ گدھ اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ ایسی لاش کو از سر نو زندہ کرنا ہے۔ برادران! نہایت حزم و احتیاط کا وقت ہے۔ وہ ایک شیر کی لاش ہی سہی مگر اگر مردہ شیر یہ اعلان کرے کہ ٹھہرو مجھے زندہ ہو لینے دو میں تم سب کو کچا چبا جاؤں گا تو گدھ اسے کب چھوڑیں گے۔ وہ تو اور بھی اس پر ٹوٹ ٹوٹ کر گریں گے اور کوشش کریں گے کہ اس لاش کا ایک ریزہ بھی نہ رہنے پائے۔ اقبال نے کسی وقت حقیقی اسلام احمدیت سے متأثر ہو کر کہا تھا ؎

ہو چکا گو دیں کی شان جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شان جمالی کا ظہور

آؤ بھائیو! اسلام کی شان جمالی کو دنیا میں نمایاں کرنے کی کوشش کریں۔

درخواست دعا

عرصہ دراز سے میری مامی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی خانصاحب نوابشاہ سندھ بیمار چلی آ رہی ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درویشان قادیان اور جملہ احباب سے محترمی مامی صاحبہ کے لئے دردِ دل سے صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ظفر اللہ خان نوابشاہ سندھ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آج سے اڑتالیس سال پہلے کا لکھا ہوا

ایک نادر و نایاب مکتوب

ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نادر و نایاب اور حقائق و معارف سے لبریز مکتوب شائع کیا جاتا ہے۔ جو حضور انور نے آج سے اڑتالیس سال قبل اپنے ایک ایسے ہند و دوست کے جواب میں رقم فرمایا تھا۔ جس نے اپنے خط میں اپنا مذہب یہ ظاہر کیا تھا۔ کہ چونکہ تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اس لئے ہر ایک مذہب پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کو حاصل کر سکتا ہے۔ (خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر)

"آپ نے اپنے خط میں کچھ مذہبی رنگ میں بھی نصائح تحریر فرمائے تھے۔ مجھ کو اس بات سے بہت خوشی ہوئی۔ کہ آپ کو اس عظیم الشان پہلو سے بھی دلچسپی ہے۔ درحقیقت چونکہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ہم سب لوگ اصلی گھر کی طرف واپس کئے جائیں گے۔ اس لئے ہر ایک کا یہی فرض ہونا چاہیئے۔ کہ دین اور مذہب اور عقائد کے معاملہ میں پورے غور سے سوچے۔ پھر جس طریق کو خدا تعالیٰ کی رضامندی کے مطابق پاوے۔ اس کے اختیار کرنے میں کسی ذلت اور بدنامی سے نہ ڈرے۔ اور نہ اہل و عیال اور خویشوں اور فرزندوں کی پروا رکھے۔ ہمیشہ صادقوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور سچائی کے اختیار کرنے میں انہوں نے بڑے بڑے دکھ اٹھائے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ خواہ عقائد ہوں یا اعمال دو حال سے خالی نہیں۔ یا سچے ہوتے ہیں یا جھوٹے۔ پھر جھوٹے کو اختیار کرنا دھرم نہیں ہے۔ مثلاً وید کی طرف یہ ہدایت منسوب کی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی عورت کے چند سال تک بیٹا نہ ہو۔ یا بیٹیاں ہی ہوں۔ تو اس کا خاوند اپنی اس عورت کو دوسرے سے ہم بستر کرا سکتا ہے۔ اور ایسا سلسلہ اس وقت تک جاری رہ سکتا ہے۔ جب تک ایک بیگانہ مرد کے نطفہ سے گیارہ فرزند نرینہ پیدا ہو جائیں۔ اور شاکت مت میں جو وید کی طرف ہی اپنے تئیں منسوب کرتے ہیں۔ یہ ہدایت ہے۔ کہ ان کے خاص میلوں میں ماں اور بہن سے بھی جماع درست ہے۔ اور ایک شخص دوسرے شخص کی عورت سے زنا کر سکتا ہے۔ اسی طرح دنیا میں ہزارہا مذہب ہیں۔ کہ اگر ان کا ذکر کیا جائے۔ تو آپ انگشت بدنداں رہیں گے۔ پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ انسان صلحکاری اختیار کر کے ان لوگوں کی ہاں سے ہاں ملا دے۔ ایسا ہی عقائد کا حال ہے۔ بعض لوگ دریاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ بعض لوگ آگ بعض سورج کی۔ بعض چاند کی۔ بعض درختوں کی۔ بعض سانپوں اور بیلوں کی۔ اور بعض انسانوں کو درحقیقت خدا سمجھتے ہیں۔ تو کیا ممکن ہے کہ ان سب کو راستباز سمجھا جاوے؟

جو لوگ دنیا کی اصلاح کے لئے آتے ہیں۔ ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ سچائی کو زمین پر پھیلاویں۔ اور جھوٹ کی بیخ کنی کریں۔ وہ سچائی کے دوست اور جھوٹ کے دشمن ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی راستباز کو چند ڈاکو یا اچکے یا چور یہ ترغیب دیں۔ کہ بذریعہ ڈاکہ یا کیسہ بری یا نقب زنی کے کوئی مال حاصل کرنا چاہیئے۔ تو کیا جائز ہوگا۔ کہ وہ راستباز ان کے ساتھ ہو کر ایسے جرائم کا ارتکاب کرے۔ پس مذہب کس چیز کا نام ہے۔ اسی بات کا نام تو مذہب ہے۔ کہ جو عقائد یا اعمال بُرے اور گندے اور ناپاک ہوں۔ ان سے پرہیز کیا جائے۔ اور ایسی کتابیں جو ناپاک عقائد یا اعمال سکھلاتی ہیں۔ ان کو اپنا پیشوا اور رہبر نہ بنایا جائے۔ میں اس بات کو کسی طرح سمجھ نہیں سکتا۔ کہ ہر ایک مذہب سے صلح رکھی جاوے۔ اور ان کی ہاں میں ہاں ملائی جائے۔ کیونکہ اگر ایسا کیا جائے۔ تو دنیا میں کوئی بدی بدی نہیں رہے گی۔ اور ہر ایک قسم کے بدعقائد اور بداعمالیاں نیکیوں میں داخل ہو جائیں گی۔ حالانکہ جو شخص ایک نظر دنیا کے مذاہب پر ڈالے۔ تو اسکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ خدا شناسی کے بارہ میں ہی کئی عقائد ہیں۔ بعض ناستک مت یعنی دہریہ ہیں۔ وہ خدا کے قائل نہیں ہیں۔ اور بعض انسانوں یا حیوانوں یا اجرام سماوی یا عناصر کو خدا مانتے ہیں۔ خاص آریہ سماجی جو اپنے تئیں ویدوں کے وارث ٹھیراتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کیا۔ اور نہ ارواح پیدا کیں۔ بلکہ یہ تمام چیزیں اور ان کی قوتیں خود بخود ہیں۔ پرمیشر کا ان میں کچھ بھی دخل نہیں۔ مگر مجھے اس جگہ ان باتوں کے بیان کرنے سے صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ ایک راستباز کے لئے ممکن نہیں۔ کہ ان تمام متناقض امور کو مان لے اور ان پر ایمان لے آئے۔ جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی عظمت اور توحید اور قدرت کاملہ پر داغ لگایا ہے۔ یا بدکاری کو جائز رکھا ہے۔ میں اس جگہ ان کی نسبت اور ان کی کتاب کی نسبت کچھ نہیں کہتا۔ صرف آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ کہ انسان کے لئے ممکن نہیں۔ کہ ناپاک کو بھی ایسا ہی تسلیم کرے۔ جیسا کہ پاک کو کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ پاک ہونے سے خدا ملتا ہے۔ لیکن ایسے طریقوں سے جو ناپاک عقائد اور ناپاک اعمال پر مشتمل ہیں۔ کیونکر خدا مل سکتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنا بہشتی زندگی تک پہنچاتا ہے۔ لیکن جو شخص راجہ رام چندر یا راجہ کرشن یا حضرت عیسیٰؑ کو خدا سمجھتا ہے۔ یا خدائے قیوم کو ایسا عاجز اور ناقص خیال کرتا ہے۔ کہ ایک ذرہ یا ایک روح کے پیدا کرنے پر بھی قادر نہیں۔ وہ کیونکر اس پاک ذوالجلال کی حقیقی محبت سے حصہ لے سکتا ہے۔ حقیقی اور سچے خدا کو اسکی پاک اور کامل صفات کے ساتھ جاننا اور اسکی پاک راہوں کے مطابق چلنا ہی حقیقی نجات ہے۔ اور اس حقیقی نجات کے مخالف جو طریق ہیں وہ سب گمراہی کے طریق ہیں۔ پھر کیونکر ان طریقوں میں پھنسے رہنے سے انسان حقیقی نجات پا سکتا ہے۔

دنیا میں اکثر یہ واقعہ مشہود ہے۔ کہ ہر ایک شخص ان خیالات پر بہت بھروسہ رکھتا ہے۔ جن خیالات میں اس نے پرورش پائی ہے۔ یا جن کے سننے کا اس کو بہت موقعہ ملا ہے۔ چنانچہ ایک عیسائی بے تکلف کہہ دیتا ہے۔ کہ عیسیٰ ہی خدا ہے۔ اور ایک ہندو اس بات کے بیان کرنے سے کچھ شرم محسوس نہیں کرتا۔ کہ رام چندر اور کرشن درحقیقت خدا ہیں۔ یا دریائے گنگ اپنے پرستاروں کو مرادیں دیتا ہے۔ یا ان کا ایک ایسا خدا ہے۔ جس نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا۔ صرف موجودہ اجسام اور ارواح کو جو کسی اتفاق سے خود بخود اور قدیم سے چلے آتے ہیں۔ جوڑنا اس کا کام ہے۔ لیکن یہ تمام بھروسے بے اصل ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی دلیل نہیں۔ زندہ خدا کو تلاش کرنا نجات کے طالب کا اصول ہونا چاہیئے۔ دنیا رسوم اور عادات کی قید میں ہے۔ ہر ایک شخص جو کسی مذہب میں پیدا ہوتا ہے۔ اکثر بہرحال اسی کی حمایت کرتا ہے۔ لیکن یہ طریق صحیح نہیں ہے۔ بلکہ صحیح یہ بات ہے۔ کہ جس مذہب کی رو سے زندہ خدا کا پتہ مل سکے۔ اور بڑے بڑے نشانوں اور معجزات سے ثابت ہو۔ کہ وہی خدا ہے۔ اس مذہب کو اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر درحقیقت خدا موجود ہے۔ اور اسی کی ذات کی قسم کہ درحقیقت وہ موجود ہے۔ تو اس کا کام ہے کہ بندوں پر اپنے تئیں ظاہر کرے۔ اور انسان جو محض اپنی اٹکلوں سے خیال کرتا ہے۔ کہ اس جہان کا ایک خدا ہے۔ وہ اٹکلیں سچی تسلی دینے کے لئے کافی نہیں۔ اور جیسا کہ ایک محجوب ان روپوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ جو اس کے صندوق میں بند ہیں۔ اور اس زمین پر جو اس کے قبضہ میں ہے۔ اور ان باغات پر جو ہمیشہ صدہا روپیہ کی آمدنی نکالتے ہیں۔ اور ان نالائق بیٹوں پر جو بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اور ماہ بماہ اپنے باپ کو ہزارہا روپے سے مدد کرتے ہیں۔ وہ محجوب ایسا بھروسہ خدا تعالےٰ پر ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس کا کیا سبب ہے؟ یہی سبب ہے کہ اس پر حقیقی ایمان نہیں۔ ایسا ہی ایک غافل جیسا کہ طاعون سے ڈرتا ہے۔ اور اس گاؤں میں داخل نہیں ہوتا۔ جو طاعون سے ہلاک ہو رہا ہے۔ اور جیسا کہ وہ سانپ سے ڈرتا ہے۔ اور اس سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ جس میں سانپ ہو۔ یا سانپ ہونے کا گمان ہو۔ اور جیسا کہ وہ شیر سے ڈرتا ہے۔ اور اس بن میں داخل نہیں ہوتا۔ جس میں شیر ہو۔ ایسا وہ خدا سے نہیں ڈرتا۔ اور دلیری سے گناہ کرتا ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ وہ اگرچہ زبان سے کہتا ہے۔ مگر در اصل خدا تعالیٰ سے غافل اور بہت دور ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ بلکہ جب تک خدا تعالےٰ کے کھلے کھلے نشان ظاہر نہ ہوں۔ اس وقت تک انسان سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کہ خدا بھی ہے۔ گو تمام دنیا اپنی زبان سے کہتی ہے۔ کہ ہم خدا پر ایمان لائے۔ مگر ان کے اعمال گواہی دے رہے ہیں۔ کہ وہ ایمان نہیں لائے۔ سچا ایمان تجربہ کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً جب انسان بار بار کے تجربہ سے معلوم کر لیتا ہے۔ کہ سم الفار ایک زہر ہے۔ اور نہایت قلیل مقدار اسکی قاتل ہے۔ تو وہ سم الفار کھانے سے پرہیز کرتا ہے۔ تب اس وقت کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ سم الفار کے قاتل ہونے پر ایمان لایا۔ سو جو شخص کسی پہلو سے گناہ میں گرفتار ہے۔ وہ ہنوز خدا پر ایمان ہرگز نہیں لایا۔ اور نہ اس کو شناخت کیا۔

دنیا بہت سی فضولیوں سے بھری ہوئی ہے۔ اور اکثر لوگ ایک جھوٹی منطق پر راضی ہو رہے ہیں۔ مذہب وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو دکھلاتا ہے۔ اور خدا سے ایسا قریب کر دیتا ہے۔ کہ گویا انسان خدا کو دیکھتا ہے۔ اور جب انسان یقین سے بھر جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ سے اس کا ایک خاص تعلق ہو جاتا ہے۔ وہ گناہ سے اور ہر ایک ناپاکی سے خلاصی پاتا ہے۔ اور اس کا سہارا صرف خدا ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے خاص نشانوں سے اور اپنی خاص تجلی سے اور اپنے خاص کلام سے اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ میں موجود ہوں۔ تب اس روز سے وہ جانتا ہے۔ کہ خدا ہے۔ اور اسی روز سے وہ پاک کیا جاتا ہے۔ اور اندرونی آلائشیں دور کی جاتی ہیں۔ یہی معرفت ہے۔ جو بہشت کی کنجی ہے۔ مگر یہ بغیر اسلام کے اور کسی کو بھی میسر نہیں آتی۔ یہی خدا تعالیٰ کا ابتدا سے وعدہ ہے۔ جو وہ انہی پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس کے پاک کلام کی پیروی کرتے ہیں۔ تجربہ سے زیادہ کوئی گواہ نہیں۔ پس جبکہ تجربہ سے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا اپنے تئیں بجز اسلام کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ اور کسی سے

ہمکلام نہیں ہوتا تو اور کسی کی اپنے زبردست معجزات سے مدد نہیں کرتا۔ تو ہم کیونکر مان لیں۔ کہ دوسرے مذاہب میں ایسا ہو سکتا ہے۔ ابھی تھوڑے دن کی بات ہے کہ لیکھرام نامی ایک برہمن جو آریہ تھا۔ قادیان میں میرے پاس آیا اور کہا کہ وید خدا کا کلام ہے۔ اور قرآن شریف خدا کا کلام نہیں ہے۔ میں نے اسکو کہا کہ چونکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ وید خدا کا کلام ہے۔ مگر میں اسکو اس کی موجودہ حیثیت کے لحاظ سے خدا کا کلام نہیں جانتا کیونکہ اس میں شرک کی تعلیم ہے اور کئی اور ناپاک تعلیمیں ہیں۔ مگر میں قرآن شریف کو خدا کا کلام جانتا ہوں کیونکہ اس میں نہ شرک کی تعلیم ہے۔ اور نہ کوئی اور ناپاک تعلیم ہے۔ اور اسکی پیروی سے زندہ خدا کا چہرہ نظر آجاتا ہے۔ اور معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔ پس بہت سہل طریق یہ ہے کہ تم وید والے خدا سے میری نسبت کوئی پیشگوئی کرو اور میں قرآن شریف والے خدا سے وحی پاکر کوئی پیشگوئی کروں گا۔ پس اس نے میری نسبت یہ پیشگوئی کی کہ یہ شخص تین برس تک ہیضہ کی بیماری سے مرجائے گا۔ اور میرے خدا نے یہ ظاہر کیا کہ چھ برس تک لیکھرام بذریعہ قتل نابود ہو جائیگا۔ کیونکہ وہ خدا کے پاک نبی کی بے ادبی میں حد سے گذر گیا۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ وہ جس دن مرے گا۔ اس کے ساتھ مسلمانوں کی عید کا دن ہوگا اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اسکے مرنے کے تھوڑی مدت کے بعد پنجاب میں طاعون پھیل جائے گی یہ تمام پیشگوئی میں نے اپنی کتابوں میں بار بار شائع کر دی اور یہ بھی شائع کر دیا کہ اگر وید درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اب آریہ سماج والوں کو چاہیئے کہ لیکھرام کی نسبت اپنے پرمیشور سے بہت دعا کریں۔ تاکہ وہ اسکو بچالے۔ کیونکہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ ان کا پرمیشر اسکو بچا نہیں سکے گا۔ اور ایسا ہی لیکھرام نے بھی میری نسبت اپنی کتاب میں شائع کر دیا کہ یہ شخص تین برس میں ہیضہ کی بیماری سے فوت ہو جائے گا۔ آخر لیکھرام اپنے قتل ہو جانے سے گواہی دے گیا کہ وید خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ اسی طرح نہ ایک نشان بلکہ ہزارہا نشان ظاہر ہوئے جو انسان کی طاقت سے بالاتر ہیں۔ جن سے روز روشن کی طرح کھل گیا۔ کہ دین اسلام ہی دنیا میں سچا مذہب ہے۔ اور سب انسانوں کے اختراع ہیں۔ اور یا کسی وقت سچے تھے۔ اور بعد میں وہ کتابیں بگڑ گئیں۔

اے عزیز! ہم آپ کی باتوں کو جو کوئی روشن دلیل ساتھ نہیں رکھتیں۔ کیونکر مان لیں۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ صرف دعوے ہے۔ جس کے ساتھ کوئی دلیل نہیں۔ دنیا میں ایک ادنیٰ مقدمہ بھی جب کسی عدالت میں پیش ہوتا ہے۔ تو ثبوت کے سوائے کسی حاکم کے نزدیک قابل سماعت نہیں ہوتا۔ اور ایسا مدعی ڈگری حاصل نہیں کر سکتا۔ تو پھر نہ معلوم آپ ان خیالات پر کیونکر بھروسہ رکھتے ہیں جو بے ثبوت ہیں۔ خدا ایک ہے اور اس کی مرضی ایک ہے پھر وہ کیونکر متناقض امور کا مصداق ہو سکتا ہے اور کیونکر ہم ان سب باتوں کو سچی مان سکتے ہیں کہ عیسیٰ خدا ہے اور رامچندر خدا ہے اور کرشن خدا ہے اور یا کہ خدا ایسا عاجز ہے۔ کہ ایک ذرہ بھی اس نے پیدا نہیں کیا۔ وہ مذہب قبول کرنے کے لائق ہے۔ جو ثبوت کا روشن چراغ اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ اسلام ہے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ جو زبردست نشان اور معجزات اسلام میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ کسی دوسرے مذہب میں بھی ہوتے ہیں۔ تو ہم آپ کی اس بات کو بشوق سنیں گے۔ بشرطیکہ آپ اس کا ثبوت دیں۔ مگر یاد رکھیں کہ یہ آپ کے لئے ہرگز ممکن نہیں ہوگا کہ اس زمانہ میں کوئی ایسا زندہ شخص بھی دکھلا سکیں کہ وہ برکات اور آسمانی نشان جو مجھے ملے ہیں۔ ان میں وہ مقابلہ کر کے دکھلا دے۔

اب میں آپ کے بعض خیالات کی غلطی دفع کرتا ہوں۔

قول آں عزیز۔ خدا نے کافر اور مومن کو اس دنیا میں یکساں حصہ بخشا ہے۔ **اقول۔** چونکہ خدا نے ہر ایک کو اپنی طرف بلایا ہے۔ اس لئے سب کو ایسی قوتیں بخشی ہیں۔ کہ اگر وہ ان قوتوں کو ٹھیک طور پر استعمال کریں۔ تو منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ مگر تجربہ سے ثابت ہے۔ کہ بجز اس کے کہ کوئی اسلام پر قدم مارے۔ ہر ایک شخص ان قوتوں کو بے اعتدالی سے استعمال میں لاتا ہے۔ اور منزل مقصود تک نہیں پہنچتا۔

قول آں عزیز۔ بہت مشکل ہے۔ کہ تمام لوگ ایک ہی مذہب پر چلیں۔ **اقول** سچے طالب کے لئے ہر ایک مشکل سہل کی جاتی ہے۔

قول آں عزیز۔ اگرچہ ریل پر چلنے والے بہت آرام پاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی پیادہ پا سفر اختیار کرے۔ تو ریل والے اس کو کافر نہیں کہتے۔

اقول۔ یہ قول دینی معاملہ پر چسپاں نہیں ہے۔ اور قیاس مع الفارق ہے۔ خدا کے ملنے کی ایک خاص راہ ہے۔ یعنی معجزات اور نشانوں سے حاصل ہونا اسی پر تزکیہ نفس اور سچا ایمان موقوف ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہی نہیں۔ وہ کیونکر اس تک پہنچ سکے۔ اور کیونکر سچا ایمان حاصل ہو۔ پس اس جگہ دنیا کی راہوں کی طرح دوسرا کوئی راہ نہیں ہے۔ صرف ایک ہی راہ ہے کہ خدا پر یقین حاصل ہو۔ اسی پر تزکیہ نفس موقوف ہے۔ اور یقین کے اسباب بجز اسلام کے کسی مذہب میں نہیں۔

قول آں عزیز۔ خدا بے انت ہے۔ سو ہم بے انت کو اسی وقت محسوس کر سکتے ہیں۔ جب پابندی شرع سے باہر ہو جائیں۔

اقول۔ شرع عربی لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ راہ یعنی خدا پانے کی راہ۔ پس آپ کے کلام کا خلاصہ یہ ہوا۔ کہ جب ہم خدا کے پانے کی راہ چھوڑ دیں۔ تب ہمیں خدا ملے گا۔ اب آپ خود سوچ لیں۔ کہ یہ کیسا مقولہ ہے۔

قول آں عزیز۔ ذات پات پوچھے نہ کو
ہر کو بھجے سو ہر کا ہو

اقول۔ یہ سچ بات ہے۔ اس سے اسلام بحث نہیں کرتا۔ کہ کس قوم اور کس ذات کا آدمی ہے۔ جو شخص راہ راست طلب کرے گا۔ خواہ وہ کسی قوم کا ہو۔ خدا اسے ملیگا۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ خواہ کسی مذہب کا پابند ہو خدا کو مل سکتا ہے۔ کیونکہ جب تک پاک مذہب اختیار نہیں کرے گا۔ تب تک خدا ہرگز نہیں پائے گا۔ مذہب اور چیز ہے اور قوم اور چیز۔

قول آں عزیز۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پیروان وید نے کسی شخص کی پیروی نجات کے لئے محصور نہیں رکھی

اقول۔ جس شخص کے نزدیک وید کے مؤلف کی پیروی نجات کے لئے محصور نہیں۔ وہ وید کا مکذب ہے۔ آپ خود بتلائیں کہ اگر مثلاً ایک شخص وید کے اصولوں اور تعلیموں کو نہیں مانتا۔ نہ نیوگ کو مانتا ہے۔ نہ اس بات پر راضی ہوتا ہے۔ کہ اولاد کی خواہش کے لئے اپنی زندگی میں اپنی جورو کو دوسرے سے ہمبستر کراوے۔ اور یا وہ اس بات کو نہیں مانتا۔ کہ پرمیشر نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا۔ اور تمام روحیں اپنے اپنے وجود کی آپ ہی خدا ہیں۔ اور یا وہ اگنی وایو سورج وغیرہ کی پرستش کو نہیں مانتا غرض وہ ہر طرح وید کو ردی کی طرح خیال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جس پرمیشر کو وید نے پیش کیا ہے۔ اس کو پرمیشر ہی نہیں جانتا تو کیا آدمی کے لئے نجات ہے یا نہیں۔ اگر نجات ہے۔ تو آپ وید سے ایسی شرتی پیش کریں۔ جو ان معنوں پر مشتمل ہو۔ اور اگر نجات نہیں۔ تو پھر آپ کا یہ قول صحیح نہ ہوا۔ کیونکہ ہم لوگ بھی تو صرف اس قدر کہتے ہیں۔ کہ جو شخص قرآن شریف کی تعلیموں کو نہیں مانتا۔ اس کو ہرگز نجات نہیں۔ اور اس جہان میں وہ اندھے کی طرح بسر کرے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین۔ یعنی قرآن نے جو دین اسلام پیش کیا ہے۔ جو شخص قرآنی تعلیم کو قبول نہیں کریگا۔ وہ مقبول خدا ہرگز نہ ہوگا۔ اور مرنے کے بعد وہ زیاں کاروں میں ہوگا۔ یہ کہنا کہ کسی شخص کی پیروی وید کی رو سے درست نہیں یہ غلط ہے۔ جب اسکی کتاب کی پیروی کی تو خود اسکی پیروی ہوئی۔ اگر ہندو صاحبان وید کی پیروی نہیں کرتے۔ تو پھر وید کو پیش کیوں کرتے ہیں۔

قول آں عزیز۔ ہر ملت اور مذہب میں صاحب کمال گزرے ہیں۔

اقول۔ زمانہ موجودہ میں بطور ثبوت کے کسی صاحب کمال کو پیش کرنا چاہیئے۔ کیا آپ کے نزدیک پنڈت لیکھرام صاحب کمال تھا یا نہیں جس کو آج تک آریہ سماجی روتے ہیں۔

میں نے آں محب کی دلجوئی کے لئے باوجود کم فرصتی کے چند سطریں لکھدی ہیں۔ امید ہے کہ اس پر غور فرماویں گے۔

(خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۴ جون ۱۹۰۳ء)

درخواستہائے دعا

(۱) مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۱ء کو یورپ کے مختلف تبلیغی مراکز میں یوم سیرت پیشوایان مذاہب منایا جا رہا ہے۔ اس دن کو منعقد کرنے کا فیصلہ گزشتہ "یورپین مشنز کانفرنس" میں کیا گیا تھا۔ جو ہیگ میں بلائی گئی تھی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان جلسوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور نیز یہ کہ اسلام کا سورج جلد ان تاریک ممالک میں طلوع ہو۔ آمین خاکسار ناصر احمد از زیورک (۲) میرے بچے عزیزم عبد الحی سلمہ اللہ کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ عزیز کچھ مدت سے مختلف عوارض میں مبتلا رہا ہے خاکسار عبد الشکور آف جھنگ ریڈیو الیکٹرک سنٹر صدر بازار ملتان چھاؤنی (۳) اس عاجز کا چھوٹا لڑکا سخت بیمار ہے۔ کافی کمزور ہو چکا ہے حالت تشویش والی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کی درخواست دعا ہے۔ مظفر حسین واقف زندگی احمد آباد اسٹیٹ تھرپارکر سندھ (۴) خاکسار ایک لمبے عرصہ سے مالی حالت خراب ہو جانے کی وجہ سے بہت ہی پریشان حال ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ رب العالمین عاجز کی مالی پریشانیوں کو جلد دور فرما کر خدمت دین کی توفیق عطا کرے آمین۔ سید صمصام الدین احمد احمدی کلک کارکن دفتر پراونشل امیر جماعت احمدیہ بہار (۵) منگلوار سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے جسکا نام کمبلہ ہے وہاں کے دو دوست کچھ عرصہ ہوا احمدی ہو گئے تھے۔ ان کے ذریعہ حال ہی میں ایک اور دوست احمدی ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گاؤں کے لوگ ان کے مخالف ہو گئے۔ انہیں نوکری سے بھی علیحدہ کرا دیا ہے۔ اور اب انہیں قتل کی دھمکی بھی دی جا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ منگلور۔ کاناڈور اور کالی کٹ (کرنا) [illegible]

حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول کہاں ہوگا؟

از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار
چوں خود زمشرق است تجلّیٔ نیّرم

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

(۲)

نیا یروشلم اور نئی مسجد اقصیٰ

اس جگہ اگر یہ سوال ہو۔ کہ وہ کونسا یروشلم ہے جو دمشق اور مدینہ سے جانب مشرق بھی ہے اور پھر "اسلام آباد" بھی ہے؟ اور وہ کونسی مسجد اقصیٰ ہے جس کا مینار منارۃ المسیح کہلائے گا؟ سو یاد رہے کہ مسجد اقصیٰ کے معنی زیادہ بُعد والی کے ہیں۔ اور بُعد یا زمانی ہوتا ہے یا مکانی۔ اور سورۃ الجمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر ہے ایک اُمیّین میں دوسری آخرین میں۔ یہ آخرین والی بعثت زمانی طور پر بعثتِ قصویٰ ہے اور اس بعثت والی مسجد مسجد اقصیٰ ہے۔ بخاری شریف میں اسی آخرین منھم کی بعثت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمودہ ہے

لوکان الایمان عند الثریا لنالہ
رجل من ھٰؤلاء۔ (کتاب التفسیر)

پھر زمانی بُعد کے علاوہ مکانی طور پر قادیان مدینہ منورہ سے بیت المقدس کی نسبت بھی دور ہے۔ اس لئے یہ مکان اقصیٰ ہے۔ اور اس جگہ سے مبعوث ہونے والا یقیناً اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ جس کو قرآن پاک نے اصحاب القریۃ کے قصہ میں ضمناً ان الفاظ بیان فرمایا ہے:۔

وجاء من اقصا المدینۃ رجل
یسعیٰ قال یٰقوم اتبعوا المرسلین
(یٰسٓ ع ۲)

اور اس اقصی المدینہ سے آنے والے مسیح موعود کی مسجد مسجد اقصیٰ ہے۔ اس نئے یروشلم کے ذکر کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ
(جواہر الاسرار)

اس باب میں اناجیل کی شہادت بھی عجیب طور پر صادق آتی ہے۔ یوحنا رسول اپنے مکاشفات میں علی الترتیب آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت۔ ہزار برس تک شیطان کو جکڑ دینے۔ پھر دجال اور یاجوج ماجوج کے خروج کا ذکر کرتا ہے۔ اور آخر میں مسیح موعود کے نئے یروشلم کے آسمان سے اُترنے کی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

(الف) "میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک سفید گھوڑا ہے۔ اور اس پر ایک سوار ہے۔ جو سچا اور برحق کہلاتا ہے۔ اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں۔ اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے۔ جسے اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے اور اس کا نام کلام خدا کہلاتا ہے۔ اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار۔ اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے ہیں۔ اور قوموں کے مارنے کے لئے اس کے ...

... منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا۔ اور قادر مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے گا۔ اور اس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ۔ اور خداوندوں کا خداوند" (مکاشفہ $\frac{19}{11-16}$)

(ب) "پھر میں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا۔ جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور بڑی زنجیر تھی۔ اس نے اس اژدھے یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے۔ پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھا۔ اور اسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا۔ اور اس پر مہر کر دی۔ تاکہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے کھولا جائے۔"
(مکاشفہ $\frac{20}{1-3}$)

(ج) "اور جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے۔ تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہونگی۔ یعنی یاجوج ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کیلئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی۔ اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی۔"
(مکاشفہ $\frac{20}{7-9}$)

(د) "پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا۔ کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی۔ اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دیکھا۔" (مکاشفہ $\frac{21}{1-2}$)

پس معلوم ہوا کہ ایک نیا یروشلم ہوگا۔ اور وہاں پر مسجد اقصیٰ ہوگی۔ اور وہی بیت المقدس مسیح موعود کے نزول کی جگہ ہے۔ اور یہ نیا یروشلم یا اقصا المدینۃ دمشق اور مدینہ منورہ سے جانب مشرق ہوگا۔ مبارک ہیں وہ جو اس نئے بیت المقدس کو قبول کریں اور اس مسجد اقصیٰ میں نازل ہونے والے پر ایمان لا کر الٰہی وعدوں کے مستحق ٹھہریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"مسجد اقصیٰ سے مراد یروشلم کی مسجد نہیں۔ بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بُعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصیٰ ہے۔ اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ کہ جس مسجد کی مسیح موعود بنا ڈالے۔ وہ اس لائق ہے۔ کہ اس کو مسجد اقصیٰ کہا جائے۔ جس کے معنی ہیں مسجد ابعد۔ کیونکہ جب کہ مسیح موعود کا وجود اسلام کے لئے ایک انتہائی دیوار ہے۔ اور مقدر ہے کہ وہ آخری زمانہ میں اور بعید تر حصہ دنیا میں آسمانی برکات کے ساتھ نازل ہوگا۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ مسیح موعود کی مسجد مسجد اقصیٰ ہے۔ کیونکہ اسلامی زمانہ کا خط ممتد جو ہے اس کے انتہائی نقطے پر مسیح موعود کا وجود ہے۔"
(اشتہار چندہ منارۃ المسیح صفحہ ۴)

حدیث کے الفاظ شرقی دمشق کی حکمت

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی جگہ وہ مسجد اقصیٰ ہے۔ جو مدینہ منورہ سے مشرق اور دمشق سے بھی جانب مشرق واقع ہے۔ اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس مقام کو جب اوساً الی المشرق کے ذریعہ متعین کر دیا تھا۔ تو پھر شرقی دمشق کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ اگر خاص دمشق میں نزول مراد نہیں تو پھر دمشق کے مشرق کا کیوں ذکر کیا گیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ دراصل شرقی دمشق کے لفظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک طرف فتنہ یزیدی کے ماتحت مسیح موعود کی مشکلات کا ذکر فرمایا ہے۔ اور دوسری طرف اس لفظ میں اس کے فرض منصبی کو بھی بیان کر دیا ہے۔ مسیح موعود کو کسر صلیب کے لئے آنا تھا۔ اور دمشق کو صلیبی فتنہ کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اور یہیں سے تثلیث پرستی کا آغاز ہوا تھا۔ اب دمشق کا ذکر کر کے مسلمانوں کو بشارت دے دی۔ کہ توحید روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ حتیٰ کہ دمشق جو تثلیث کا منبع تھا۔ وہ بھی توحید کا گرویدہ ہو جائے گا۔

دمشق اور صلیبی مذہب

پولوس درحقیقت تثلیث پرستی کا بانی ہے۔ خود عیسائی مصنف لکھتے ہیں:۔

"مسیحی کلیسیا میں پولوس سب سے پہلا اور بڑا عالم علم الٰہی تھا مگر اس کی تعلیم تمام امور کے لحاظ سے خود مذہب سے مستنبط نہیں ہو سکتی تھی۔ پولوس نے اس کے ذریعہ مسیحی دین کی باتوں اور خصوصاً مسیح کی موت کو جو یہودیوں کے لئے ٹھوکر کا باعث تھی۔ یہودیوں کے خیالات کے ساتھ تطبیق دینے کی کوشش کی تھی۔ اس نے مسیح کی موت کو ان قربانیوں کے مطابق بنا دیا۔ جن کا نقشہ یہودیوں کے خیال میں کھنچا ہوا تھا۔ اس نے مسیح کی موت کو بجائے ایک عقدہ لاینحل سمجھنے کے جیسے دوسرے رسولوں نے ابتداء میں سمجھا تھا۔ نجات دہندہ کی رحم دلی اور اس کا اظہار ثابت کیا۔ اور یہ دکھلا دیا کہ اس کی اس دنیا میں آنے کی اصلی غرض کیا تھی۔ اس نے لوگوں کی توجہ کو مسیح کی موت پر جما دیا۔ اور مسیحیت کے مسئلے کی جگہ زیادہ تر صلیب کو اپنی تعلیم کا مرکز قرار دیا۔"
(رسالہ تاریخ مذاہب پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی ۱۹۰۹ء صفحہ ۹۰)

گویا صلیب کو مرکزی نقطہ قرار دینے اور تثلیث کی تعلیم پیش کرنے میں پولوس معلم اوّل ہے۔ اور یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ یہ شخص شہر دمشق میں ہی عیسائیت کو اختیار کرتا۔ اور اس مشرکانہ عقیدہ کا سنگ بنیاد رکھتا ہے۔ لکھا ہے:۔

"اور وہ (پولوس) کئی دن ان شاگردوں کے ساتھ رہا۔ جو دمشق میں تھے۔ اور فوراً عبادت خانوں میں یسوع کی منادی کرنے لگا۔ کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔" (اعمال $\frac{9}{20-21}$)

پادریوں میں سے ایک زبان دراز پادری اکبر مسیح نے لکھا تھا کہ:-

"کلیسیا کی تاریخ میں بھی اس شہر (دمشق) کی شہرت ایک عظیم الشان واقعہ کی بدولت قائم ہو گئی اور وہ بھی خداوند مسیح کے ظہور کے ساتھ یعنی آپ کا ایک جلالی نزول سولوس پر جو بعد میں مقدس پولوس ہوئے۔ اسی شہر میں ہو چکا ہے پس کوئی امر مانع نہیں کہ کیوں آپ دوبارہ پھر اسی شہر میں نازل نہ ہوں جو آپ کے اس جلال کی جھلک پا چکا۔ جو آنکھیں چکا چوند کر دینے والا ہے۔ دشمنوں کو سرنگوں کرا دینے والا اور اس کی خداوندی اور مسیحیت منوا لینے والا"۔ (رسالہ منارۃ البیضاء صفحہ ۹)

ان اقتباسات سے عیاں ہے کہ پولوس نے تثلیث کے جراثیم اور انسان پرستی کی زہر کو اول اول دمشق میں ہی پھیلایا تھا۔ پس ضروری تھا کہ مسیح موعود جو کسر صلیب کے عظیم الشان مقصد کو لے کر آنے والا تھا۔ اس کے ذکر پر دمشق کا پھر اشارہ کیا جائے اور اس کو مغرب میں اور مسیح موعود کے ظہور کو مشرق میں بتا کر تصریح کر دی جائے کہ اب اس دجالی طلسم کو پاش پاش کرنے کا وقت آ گیا اور اب یہ ستارہ غروب ہو جائے گا۔ اور اسلام کا آفتاب اس تاریکی کو دور کر دے گا گویا اس موعود کا ظہور اس بات کا اعلان ہے کہ ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پاکیزہ الفاظ میں فرمایا ہے:۔

"دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اول دمشق سے شروع ہوئی ہے اور مسیح موعود کا نزول اس غرض سے ہے۔ کہ تین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اس ایماء کے لئے بیان کیا گیا۔ کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا۔ دمشق سے مشرقی طرف ہے۔۔۔۔ کیا ہی منحوس وہ دن تھا۔ جب پولوس یہودی ایک خواب کا منصوبہ بنا کر دمشق میں داخل ہوا۔ اور بعض سادہ لوح عیسائیوں کے پاس یہ ظاہر کیا کہ خداوند مسیح مجھے دکھائی دیا۔ اور اس تعلیم کو شائع کرنے کے لئے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ بھی ایک خدا ہے بس وہی خواب تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی تھی۔ غرض یہ شرک عظیم کا کھیت اول دمشق میں ہی بڑھا اور پھولا۔ اور پھر یہ زہر اور جگہوں میں پھیلتی گئی۔ پس چونکہ خدا تعالیٰ کو معلوم تھا۔ کہ انسانوں کو خدا بنانے کا بنیادی پتھر اول دمشق میں ہی رکھا گیا۔ اس لئے خدا نے اس زمانہ کے ذکر کے وقت کہ جب غیرت خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کر دے گی۔ پھر دمشق کا ذکر فرمایا اور کہا کہ مسیح کا منارہ یعنی اس کے نور کے ظاہر ہونے کی جگہ دمشق کی مشرقی طرف ہے۔ اس عبارت سے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ منارہ دمشق کی ایک جزو ہے اور دمشق میں واقع ہے۔ جیسا کہ بدقسمتی سے سمجھا گیا۔ بلکہ مطلب یہ تھا کہ مسیح موعود کا نور آفتاب کی طرح دمشق کی مشرقی جانب سے طلوع کر کے مغربی تاریکی کو دور کرے گا۔ اور یہ ایک لطیف اشارہ تھا۔ کیونکہ مسیح کے منارہ کو جس کے قریب اس کا نزول ہے۔ دمشق کے مشرقی طرف قرار دیا گیا ہے۔ اور دمشقی تثلیث کو اس کے مغربی طرف رکھا اور اس طرح پر آنے والے زمانہ کی نسبت پیشگوئی کی کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ تو آفتاب کی طرح جو مشرق سے نکلتا ہے۔ ظہور فرمائے گا۔ اور اس کے مقابل پر تثلیث کا چراغ مردہ جو مغرب کی طرف واقع ہے۔ دن بدن پژمردہ ہوتا جائیگا۔ کیونکہ مشرق سے نکلنا خدا کی کتابوں میں اقبال کی نشانی قرار دی گئی ہے۔ اور مغرب کی طرف جانا ادبار کی نشانی۔ اور اسی نشانی کی طرف ایماء کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو جو مسیح موعود کا نزول گاہ ہے دمشق سے مشرق کی طرف آباد کیا۔ اور دمشق کو اس سے مغرب کی طرف رکھا۔"

(اشتہار چندہ منارۃ المسیح صفحہ ج۔د)

الغرض نزول مسیح کی حدیث میں "شرقی دمشق" کے الفاظ نہایت زبردست اور اعلیٰ حکمت پر مبنی ہیں اور ان میں اسلام کی شاندار اور آخری کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔

دمشق کے نزول گاہ ہونیکا خیال عیسائیوں نے پیدا کیا

ہم ثابت کر آئے ہیں۔ کہ احادیث کی تصریح کے پیش نظر خاص دمشق کو مسیح کے نازل ہونے کی جگہ سمجھنا سراسر غلطی ہے۔ محدثین میں سے بھی کثیر حصہ اسکو غلط قرار دیتا ہے اس حدیث کے الفاظ بھی خاص دمشق کو نزول گاہ نہیں قرار دیتے۔ اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ پھر کیا وجہ ہے کہ ایک وقت میں آکر مسلمانوں میں یہ خیال رواج پا گیا اور ان دنوں بالعموم لوگ دمشق کی طرف آنکھ لگائے بیٹھے ہیں۔ اور حافظ ابن کثیر کے قول کے مطابق آٹھویں صدی ہجری میں وہاں سفید مینار بھی بنا دیا گیا تھا۔ سویاد رکھنا چاہیئے کہ جب مسلمانوں نے دمشق کو فتح کیا اور جامع دمشق بنائی گئی۔ تو اس کے پاس ہی ایک اور گرجا تھا۔ جو یوحنا اصطباغی کا گرجا کہلاتا تھا۔ معاویہ بن ابی سفیان۔ عبدالملک بن مروان اور ولید بن عبدالملک تین مسلمان بادشاہوں نے پے در پے کوشش کی۔ کہ عیسائی اس گرجا کو مسجد میں شامل ہونے کے لئے دیدیں اور اس کے عوض دوسری اچھی جگہ لے لیں مگر وہ رضامند نہ ہوئے۔ ان کے ایک فقرہ سے غیرت کھا کر مؤخر الذکر بادشاہ نے اس کو جبراً مسجد میں شامل کر لیا۔ نصاریٰ کو اس گرجا کا خیال ہمیشہ رہا ہے چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کے وقت انہوں نے ان سے دوبارہ اس حصہ مسجد کے گرجا بنانے کی اجازت حاصل کر لی تھی۔ لیکن مسلمانان دمشق کی غیرت نے اس کو برداشت نہ کیا۔ اور غوطہ کے گرجوں کی واپسی پر باہمی سمجھوتہ ہو گیا۔ یہ سارا واقعہ بتا رہا ہے کہ جامع مسجد دمشق میں یوحنا راہب کا گرجا شامل کیا گیا ہے۔ اسکو تفصیلاً مشہور مؤرخ بلاذری نے بھی اپنی کتاب فتوح البلدان صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ پر ذکر کیا ہے اور اسی کے حوالہ سے حافظ عبدالرحمٰن امرتسری سیاح نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے:۔

"مسجد کے مجوزہ نقشہ میں عیسائیوں کا گرجا بھی آتا تھا۔ جس کا نام کنسیہ یوحنا تھا۔ ولید نے ہر چند چاہا کہ عیسائی معاوضہ لے کر کنسیہ دیدیں مگر انہوں نے نہ مانا۔ ولید نے کہا اگر تم نہ مانو گے تو میں اسکو جبراً گرا دوں گا۔ پادریوں نے کہا کہ جو شخص گرجا کو مسمار کرے۔ یا تو وہ دیوانہ ہو جائیگا۔ یا کوئی مصیبت اسکو پیش آئے گی۔ ولید نے اسی وقت کدال منگوا کر اپنے ہاتھ سے دیواریں گرانی شروع کیں۔ اور جو ریشمی قبا پہنے ہوئے تھا اس کے گرد آلود ہونے کا کچھ خیال نہ کیا۔ غرض اس طرح سے یہ گرجا مسجد میں شامل کیا گیا۔ مگر پادریوں کے دل میں اس کا خیال کانٹے کی طرح کھٹکتا رہا"

(الخ سفرنامہ بلاد اسلامیہ صفحہ ۹۹)

ناظرین کرام! ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ اس مسجد میں ایک گرجا شامل کیا گیا تھا۔ جس کا دنیا نصاریٰ کو بہت ناگوار تھا۔ وہ اس کو واپس لینے کے لئے بہت بے تاب تھے۔ بادشاہ وقت کو دیوانہ ہو جانے سے ڈرایا۔ اور چھینے جانے پر بھی وہ کانٹے کی طرح کھٹکتا رہا۔ عیسائی مصنفین کا اقرار ہے کہ بہت سے گرجے ان سے چھینے گئے۔ لیکن جو پیچ و تاب اس وقت کے پادریوں نے جامع دمشق میں شامل ہونے والے گرجے پر کھایا۔ اس کی عام گرجوں میں نظیر نہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے نیچے کیا راز ہے؟ آئیے اس معمہ کا حل خود عیسائیوں کی زبان سے کرائیں۔ عیسائی دنیا کا مشہور مصنف ڈاکٹر ایس ایم زویمر جامع دمشق کے ذکر پر لکھتا ہے:۔

"اسلامی عبادت کی دیگر مشہور جگہوں کی طرح یہ مسجد (جامع دمشق) ایک مسیحی گرجا کی جگہ تعمیر ہوئی جو یوحنا اصطباغی کے نام پر مخصوص تھا۔ اور اب تک اس کی یادگار میں ایک خانقاہ پائی جاتی ہے چند سالوں تک تو مسیحی اور محمدی دونوں اس عمارت کو استعمال کرتے رہے لیکن ۷۰۸ء میں مسیحی یہاں سے نکال دیئے گئے آج تک اس کے تین میناروں میں سے ایک عیسیٰ کے نام سے موسوم ہے۔ اور ایک پھاٹک پر جو اب مدت سے بند پڑا ہے۔ یونانی میں یہ کتبہ لکھا ہوا ہے:۔

اے مسیح تیری سلطنت ابدی سلطنت ہے
اور تیری بادشاہی پشت در پشت قائم ہے"

الغزالی نے بہت سالوں تک کئی گھنٹے اس عالیشان عمارت کے سایہ تلے گزارے اور یسوع نامی منارے میں وہ دیر تک دھیان الٰہی میں لگا رہا۔ بقول صلاح الدین یہ مینارہ الغزالی کے وہاں جانے سے کچھ دیر پہلے گیارھویں صدی میں تعمیر ہوا تھا"۔ (رسالہ الغزالی صفحہ ۹۹-۱۰۰ مطبوعہ سنہ ۱۹۲۷ء پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور)

اس اقتباس سے عیاں ہے کہ یوحنا اصطباغی کے گرجا کے اس طرح مسمار ہونے اور مسجد کی شکل میں تبدیل ہو جانے سے ناراضگی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ وہاں کے عیسائی اس مقام کو مسیح کے نزول کی جگہ اور اس کی ابدی سلطنت کے ظہور کا مقام یقین کئے بیٹھے تھے۔

پھر جب نصاریٰ نے اس خیال کی ترویج و اشاعت کے لئے ظاہری طور پر امکانات کو ہاتھ سے جاتے دیکھا تو اس وقت انہوں نے منافقت سے اسلام کا لباس پہنا اور آہستہ آہستہ اس مینارہ کے متعلق جو ان کی امیدوں کا آماجگاہ اور ان کے گرجا کی جگہ تھا۔ لوگوں میں تعظیم و تکریم پیدا کرنی شروع کی اور اس کو مسیح کے نزول کی جگہ بتایا۔ احادیث میں المنارۃ البیضاء شرقی دمشق آیا تھا۔ "فی دمشق" نہ آیا تھا۔ لیکن بعض سادہ لوح مسلمانوں نے نصاریٰ کی اس چال کو نہ سمجھا۔ اور انہوں نے بھی المنارۃ البیضاء شرقی دمشق سے وہی مینار مراد لے لیا جس سے عیسائیوں نے امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔ اور آج بھی پادری لوگ دمشقی نزول کے نہ صرف مخالف نہیں بلکہ اس پر خوش ہیں۔ کیونکہ مسلمان کہلانیوالوں کا ایک معتدبہ حصہ ان کے جال میں پھنس کر انکا ہمخیال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پادری اکبر مسیح نے لکھا ہے: "ہمارے مسلمان بھائیوں نے حدیث شریف کی بناء پر نزول مسیح کے لئے منارۃ البیضاء دمشق کو تجویز کر رکھا ہے اور ہم کو کوئی امر ان کے اس خیال کی مخالفت کرنے پر برانگیختہ نہیں کرتا۔ بلکہ میں نے جو اس مسئلہ پر غور کیا تو مجھکو یقین ہو گیا۔ کہ یہ خیال عیسائیوں کے اندر سے پیدا ہوا ہوگا۔ گو اس کا سراغ ہم ٹھیک ٹھیک نہ لگا سکیں اور میں ایک پہلو سے اس کے قبول کرنے پر طبیعت کو آمادہ پاتا ہوں۔۔۔ مسجد پر نازل ہو کر آپ مسجد کو گرجے کے قرین اور مسجد والوں کو گرجے والوں کا دوست بنا دیں گے۔ گویا آپ ایک دوسرے سولوس کو پولوس بنا دینگے اور تب مسلمانوں سے ملنے کیلئے حنانیا کی طرح جانے پر مجبور کئے جائینگے خداوند کہیں نہ کہیں ضرور نازل ہونگے لیکن آپ اگر دمشق میں نازل ہوں اور جامع دمشق میں تو اس سے میرے دل کو بڑی خوشی ہوگی اور میں اس جامع دمشق کو سینٹ صوفیہ کے گرجے کا نعم البدل سمجھونگا۔" (رسالہ منارۃ البیضاء صفحہ ۱۰۹)

اب یہ امر روز روشن کی طرح کھل گیا۔ کہ خاص دمشق میں نزول مسیح کا عقیدہ عیسائیوں سے آیا۔ انہوں نے اس خیال کو مسلمانوں میں پیدا کیا۔ اور اس میں ان کی خاص غرض تھی۔ یہ مردہ پرست گروہ چاہتا ہے کہ پھر دمشق میں پولوس پیدا ہو مگر ربّ السّمٰوات کا فیصلہ ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر دمشق اور پولوسی مذہب مغرب میں ہو اور آفتاب اسلام مشرق سے ظاہر ہو تاکہ مسیح کی پرستش کا باطل اعتقاد جس کا منبع دمشق اور پولوس ہے۔ دنیا سے مٹ جائے کیا غیرت مند مسلمان ان حالات کے پیش نظر اور اس حقیقت کے واضح ہو جانے پر ایک لمحہ کے لئے بھی خیال کر سکتے ہیں کہ فی الواقعہ مسیح موعود کو دمشق میں نازل ہونا ہے؟ ہرگز نہیں۔ قرآن مجید حضرت مسیح ناصری کی وفات کو پکار پکار کر بیان کر رہا ہے۔ اور ان کی جسمانی آمد ثانی کو "مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ" سے تعبیر کر رہا ہے۔ احادیث آنیوالے مسیح موعود کے نزول کے لئے مدینہ منورہ اور دمشق کا مشرق قرار دے رہی ہیں۔ مدینہ کے آفتاب سے ہی وہ نور لے کر آنیوالا تھا۔ اس برگزیدہ نے خوب فرمایا ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

اس لئے اس کو مدینہ سے من المشرق کہا تا اس کے امتی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے فیض یافتہ ہونے پر دلیل ہو اور اس کے مقام کو شرق دمشق کہا۔ تا دمشقی مذہب اور پولوسی اعتقاد کی تردید اور کسر صلیب اس کا مشن معین ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ انہی علامات کے ساتھ خدا کے فرستادہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ظہور فرما چکے۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِی فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ؟

خلاصہ بیان

ہم یہ ثابت کر آئے ہیں۔ کہ مسیح موعود کی نزول گاہ از روئے احادیث شہر دمشق نہیں بلکہ دمشق اور مدینہ سے مشرقی جانب کوئی مقام ہے۔ اور جواہر الاسرار میں وہ کدعہ کے نام سے موسوم ہے حدیث میں دمشق کا ذکر نصرانیت کے باطل عقیدہ الوہیت مسیح کے ابطال کی غرض اور کسر صلیب کی توضیح کے لئے ہے۔ خاص دمشق میں نزول کا خیال عیسائیوں کا پیدا کردہ ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور بروقت مبعوث ہونے والے مسیح موعود کو قبول کرے۔ اور وہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

ولادت

(۱) میرے کرم بھائی حافظ مبین الحق صاحب شمس کو اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مفید عمر دے اور خادم دین بنائے۔ محمد اسمٰعیل صدیقی ۲۰۷/۳ مارٹن روڈ کراچی نمبر ۵ (۲) ۱۸ اپریل کو اللہ تعالےٰ نے میاں عطاء اللہ صاحب نسیم ایم۔ اے ایس کے ہاں دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک سعادت احمد پشاور

درخواست ہائے دعا

میرا لڑکا محمود احمد میو ہسپتال میں داخل ہے گلے کا آج اپریشن ہو گیا ہے۔ احباب خاص طور پر صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
عبد العظیم ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ
(۲) ہمارا چھوٹا بچہ عزیز وسیم احمد ہمیشہ بیمار رہتا ہے دعائے صحت کی درخواست ہے دعا گو خاکسار ہ بشیر بیگم۔ ۱۰ اف لاہور

مئی ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

آپ کی خدمت میں کئی بار عرض کیا جاچکا ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔ بعض احباب نے اس کی طرف توجہ فرمائی ہے لیکن جس قدر توجہ فرمائی جانی ضروری ہے اس میں کمی ہے۔ قیمت ختم ہونے سے دس دن قبل قیمت اخبار آجانے پر وی پی نہیں کیا جاسکتا۔ وی پی کا انتظار کرنے میں آپ کا نقصان ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔

وی پی کا خرچ بچ جاتا ہے۔ وی پی فارم ڈاکخانہ میں گم ہو جاتا ہے اس کے لئے پھر فیس ۴ آنے ادا کر کے کئی کئی ماہ بلکہ کئی کئی سال تک ڈاکخانہ سے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اس عرصہ میں قیمت نہ ہونے کی وجہ سے اخبار باقاعدہ نہیں بھجوایا جائیگا۔ اس سے آپ کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اور دفتر کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ یہی بہتر ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار نہیں وصول ہوتی مجبوراً اُن کی خدمت میں وی پی کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے لئے خریدار اصحاب ہی ذمہ دار ہیں۔ اگر آپ نے اخبار کی قیمت نہیں بھجوائی۔ تو وی پی وصول فرمائیں:-

شیخ عبداللہ کی حکومت اندر سے کھوکھلی ہے

مظفر آباد ۲۴ اپریل۔ آزاد کشمیر کے وزیر ترقیات نے آج شیخ عبداللہ کے اس انکشاف پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ جموں میں ہندوؤں کی نیم فوجی جماعت پرجا پرشد اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ عبداللہ گورنمنٹ کا تختہ الٹنے کی سازش میں معروف ہیں۔ فرمایا کہ اس انکشاف نے ہی یہ ثابت کر دیا ہے کہ شیخ عبداللہ کی حکومت مسئلہ کشمیر پر کس قدر اندر سے کھوکھلی ہے۔ اور شیخ عبداللہ کا یہ کہنا کہ مسئلہ کشمیر فرقہ دارانہ ہے کوئی حقیقت نہیں رکھتا اب شیخ عبداللہ نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ جموں و کشمیر کے ہندو اپنی حکومت قائم کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ انہیں بھی اس امر کا احساس ہو گیا ہے کہ ہندو اکثریت کس طرح مستقل طور پر اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے بے قرار ہے۔

آپ نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر ڈوگرے برائے نام مسلم مخلوط حکومت کو جس کے کرتا دھرتا شیخ عبداللہ ہیں کو برداشت نہیں کرتے جو دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے قائم ہے تو پھر اس امر کا اندازہ دنیا با آسانی لگا سکتی ہے کہ کشمیر کی مسلم اکثریت کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔

اگر یہ حکومت مستقل طور پر ایک ایسی حکومت کے ماتحت رہے۔ جو ہندو حکمرانی کی جڑوں کو مضبوط بنانا چاہتی ہو۔

اقوام متحدہ کے نمائندۂ کشمیر کی کامیابی کا بہت کم امکان ہے

لندن ۲۴ اپریل۔ سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک خصوصی بیان دیتے ہوئے کہا "لیک سکیس کے اندرونی حلقوں میں عام طور پر خیال کیا جا رہا ہے کہ امریکہ کی ایک یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر فرینک گریم کو جو ۱۹۴۷ء کے انڈونیشی مفاہمتی کمیشن میں امریکی مندوب بھی تھے۔ اس ہفتہ کے آخر تک کشمیر میں اقوام متحدہ کا نمائندہ مقرر کر دیا جائے گا"۔

اس سوال کے جواب میں کہ اس تقرر کے متعلق پاکستان کی رائے کیا ہوگی۔ سیکرٹری جنرل نے کہا "ہم یہ چاہیں گے کہ وہ جلد از جلد روانہ ہو جائیں۔ بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے اسلئے کہ ہندوستان نام نہاد دستوری انتخاب منعقد کرانے پر تلا ہوا ہے۔ حالانکہ حفاظتی کونسل نے واضح کر دیا ہے کہ اس نام نہاد مجلس کی کوئی کارروائی جائز متصور نہیں ہوگی۔

سیکرٹری جنرل نے مزید کہا۔ ہندوستان نے یہ بہانہ پیش کیا ہے کہ ہندوستان کو کشمیر کے داخلی امور سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ ساری ہندوستانی ریاستیں دہلی کی گرفت میں ہیں۔ جس کی تازہ ترین مثال بڑودہ کی ہے۔ حفاظتی کونسل کی ساری کارروائی کے دوران میں ہندوستان یہ دھوکہ دینے کی کوشش کرتا رہا۔ کہ دہلی عبداللہ کی باتوں میں مداخلت نہیں کرتا

"صاف بات یہ ہے کہ ہماری قطعی طور پر یہ رائے ہے کہ اقوام متحدہ کے نمائندہ کو کافی کامیابی نہیں ہوگی۔ جب پہلے سر اوون ڈکسن اور بعد میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کوششیں ہندوستان کو اقوام متحدہ کی تجویز کے ماتحت اپنے وعدے پورا کرنے پر آمادہ نہ کر سکیں تو تنہا ایک آدمی کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے؟ میرے خیال میں اس امر کے متعلق حفاظتی کونسل کا کوئی رکن کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہے"۔

سیکرٹری جنرل نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا "اصل مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی بات طے نہ ہو سکی تو نمائندہ کو کونسل کی قرارداد کے بموجب ثالثی کی سفارش کرنی ہوگی۔ ہمارے خیال میں اگر ہندوستان نے ثالثی کی تجویز رد کر دی۔ تو حفاظتی کونسل کو قطعی طور پر یہ مطالبہ کرنا ہوگا۔ کہ ہندوستان اپنی فوجیں کشمیر سے ہٹا لے۔

درحقیقت یہ تین مہینے جن میں اقوام متحدہ کا نمائندہ کام کرے گا۔ محض ضائع ہوں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت ہند پہلے ہی ثالثی کی تجویز کو نامنظور کر چکی ہے۔ اسلئے حفاظتی کونسل کو پہلے ہندوستان کو یہ ہدایت کرنی تھی۔ کہ وہ کشمیر سے اپنی فوجیں ہٹا لے۔ اس سوال کے جواب میں کہ ان کے خیال میں ایسی ہدایت پر ہندوستان کا کیا ردعمل ہوگا۔ مسٹر محمد علی نے کہا:۔ اگر حفاظتی کونسل واضح الفاظ میں قطعی طور پر ہدایت کر دے تو ہندوستان انکار نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کی اقتصادی اور داخلی حالت خراب ہو رہی ہے جس کی بڑی وجہ کشمیر میں فوجیں رکھنا ہے۔ اگر ہندوستان حفاظتی کونسل کی سرتابی کر سکتا۔ تو کبھی کی کر چکا ہوتا۔ (ایسوسی ایٹڈ)

ایران کی تازہ ہڑتالوں میں روس کا ہاتھ ہے

لندن ۲۳ اپریل۔ دو روسیوں کے پُر اسرار سفر کا تعلق ایران میں سوویٹ کے کسی خاص مقصد سے ہے۔ ایران سے موصول ہونے والی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اس "خفیہ مشن" پر وہاں قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہاں بھی اس سوال کا حل ڈھونڈھنے کی کوشش کی جا رہی ہے

خبروں میں اس واقعہ کو معنی خیز بتایا گیا ہے کہ گزینہ و پالدار کے علاقہ میں بھی گئے تھے۔ جو ہڑتال کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ اور ایک گھٹیا قسم کے ہوٹل میں دیکھے گئے تھے۔ ان کے پُر اسرار ساتھی کا پتہ نہیں چلا۔ لیکن قیاس یہ ہے کہ دونوں ہوائی جہاز سے طہران لوٹ گئے۔ غالباً دونوں آدمی اس سے پہلے ہڑتال کے ایک اور مرکز اصفہان بھی گئے تھے۔

آبادان کی اطلاعات مظہر ہیں کہ قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ تیل کے چشموں کی اشتراکی شورش پسندی کی مہم میں ہڑتالیوں کا اعتماد زائل ہوتا جا رہا ہے۔ اور اینگلو ایرانین کمپنی کے مزدوروں کی چوتھائی تعداد خود بخود کام پر واپس آگئی ہے۔ (داستار)

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان منی آرڈروں کی ترسیل

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ ڈاکٹر کسیکر نائب وزیر امور خارجہ نے آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومت پاکستان کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان پوسٹل پارسل اور منی آرڈروں کی ترسیل کا بندوبست کیا جائے۔ اس کے لئے کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت نہیں ہے۔

جاپان میں چار ڈویژن امریکی فوج

ٹوکیو ۲۳ اپریل۔ امریکہ کی حکومت نے جاپان کے سامنے جو صلح کے معاہدے کی شرائط پیش کی ہیں۔ ان کے مطابق امریکی فوج کے چار ڈویژن بحری اور ہوائی دستوں کے ہمراہ جاپان میں رہیں گے۔ ان کا خرچ امریکہ برداشت کرے گا۔

پنجاب اسمبلی کا اجلاس

۷ اور ۸ مئی کو منعقد ہوگا

لاہور ۲۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا پہلا اجلاس ۷ اور ۸ مئی کو منعقد ہوگا۔ جس میں صرف حلف وفاداری اٹھانے کے علاوہ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔

پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس ۶ مئی کو منعقد ہوگا۔ جس میں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے لئے امیدوار منتخب کئے جائیں گے۔

شام اور پاکستان کے درمیان تجارت

دمشق ۲۴ اپریل۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ وزارت اقتصادیات شام اور پاکستان کے درمیان تجارتی معاہدہ کا مسودہ مرتب کر رہی ہے وزارت نے اس کا خاص طور پر مطالعہ کیا ہے کہ شام کو درآمد کی کن اشیاء کی ضرورت ہے۔ اور پاکستان کو کیا چیزیں برآمد کی جا سکتی ہیں۔ (ایسوسی ایٹڈ)

کراچی میں مہاجروں کے لئے نو آبادی

کراچی ۲۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے کراچی کے قریب مہاجروں کے لئے ایک شہر آباد کرنے کا منصوبہ مکمل کر لیا ہے۔ اس میں ایک لاکھ مہاجروں کے آباد کرنے کا بندوبست کیا جائے گا۔ اندازہ ہے کہ اس شہر کی تعمیر پر ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔

ضروری اعلان

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ لاہور نے متفقہ فیصلہ سے سیکرٹریاں جامع مسجد نو کا انتخاب کیا تھا۔ جس کی اطلاع متعلقہ سیکرٹریان کو کر دی گئی تھی۔ سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ فہرست وعدہ جات و چندہ فراہم کردہ جو ان کے پاس ہو فوراً دفتر جماعت احمدیہ لاہور واقع ۱۳۔ ٹمپل روڈ میں بھجوا دیں۔ نقد روپیہ کی رسیدات انکو دفتر مذکور سے مل جائیں گی۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور

تصحیح

کل الفضل میں عزیزی ممتاز نصر اللہ خان کی وفات کی خبر چھپی ہے۔ جس میں ذہنی سہو کی وجہ سے مرحوم کو چوہدری اسد اللہ خان صاحب کا نواسہ لکھا گیا ہے۔ دراصل مرحوم چوہدری صاحب موصوف کا پوتا اور چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب نائب ناظر امور عامہ (واقف زندگی) کا بیٹا تھا۔

(ثاقب زیروی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴